سورة الانعام

آیات ۵۱ - ۵۸

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ
لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ
فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ
مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾ وَ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ع ﴿٥٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ
الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ
عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾

وَ اَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۱﴾

وَ اَنۡذِرۡ بِهِ - اور آپ خبردار کریں اس سے

کس سے؟ مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ ۚ آیت ۵۰ میں (قرآن)

الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ - ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں

اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا - کہ وہ اکٹھا کئے جائیں گے

اصل میں يُحۡشَرُوۡنَ تھا اَنۡ کی وجہ سے ن گر گیا

اِلٰى رَبِّهِمۡ - اپنے رب کی طرف

لَيۡسَ لَهُمۡ - نہیں ہے ان کے لیے

مِّنۡ دُوۡنِهٖ - جس کے علاوہ

وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ - کوئی کارساز اور نہ ہی کوئی شفاعت کرنے والا

لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ - شائد کہ وہ تقویٰ کریں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ - اور نہ آپ ہٹائیں ان کو (جو)

(ط ر د) طَرَدَ يَطْرُدُ ، طَرَدًا۔ دھتکارنا

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِين 26/114

اور میں مومنین کو دھتکارنے والا نہیں

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ - پکارتے ہیں اپنے رب کو

بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ - صبح اور شام کو

غَدَا، غُدُوّ، غُدْوَة، غَدَاة - صبح کا وقت

عَشِيّ - شام کا وقت

عرب زمانہ قدیم سے دن کے اوقات کو بارہ گھڑیوں میں تقسیم کرتے تھے اور رات کے اوقات کو بھی

تفصیل آگے اضافی مواد میں

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ - وہ چاہتے ہیں اس کا رخ (رضا)

أَرَادَ يُرِيْدُ ، إرادةً۔ ارادہ کرنا، چاہنا (IV)

مَا عَلَيْكَ - نہیں ہے آپ پر

مِنْ حِسَابِهِمْ - ان کے حساب میں سے

وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾

مِّنْ شَيْءٍ - کچھ بھی

وَّمَا - اور نہیں ہے

مِنْ حِسَابِكَ - آپ کے حساب میں سے

عَلَيْهِمْ - ان لوگوں پر

مِّنْ شَيْءٍ - کچھ بھی

فَتَطْرُدَهُمْ - پھر بھی آپ دور کریں گے ان کو

فَتَكُوْنَ - تو جائیں گے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ - ظلم کرنے والوں میں سے

ظُلم - یہاں ایک کا حق دوسرے
کو دے دینے کے معنی میں

وَ اَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ
يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ مَا عَلَيۡكَ مِنۡ
حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَكُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾

اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ اپنے رب کی طرف یوں اٹھائے جائیں کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو نہ کوئی سفارشی اس امید پر کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں، اور جو لوگ صبح وشام اپنی پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔ ان کے حساب (اعمال) کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے

And warn with this (revealed message) those who fear that they shall be mustered to their Lord, that there will be none apart from Allah to act as their protector and intercessor; then maybe they will become God-fearing.

And do not drive away those who invoke their Lord in the morning and the evening, seeking His pleasure all the time. *34 You are by no means accountable for them just as they are by no means accountable for you. If you still drive them away, you will become among the wrong-doers.

وَاَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَـيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝٥١

قرآن کے ذریعے لوگوں کو خبردار کرنا آپ ﷺ کے فرائض میں سے

- قرآن عامۃ الناس کی ہدایت وانذار کے لیے ہے، کسی خاص گروہ کے ساتھ تخصیص نہیں ہے۔ لیکن قرآن سے استفادہ اور ہدایت صرف وہ لوگ پائیں گے جو خوفِ خدا رکھتے ہیں جو اہل تقویٰ ہیں (هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ)
- آپ ﷺ کو قرآن مجید میں ہی متعدد بار تاکید کہ لوگوں کو اسی قرآن کے ذریعے انذار کرائیں :
- وَاُوۡحِىَ اِلَىَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ لِاُنۡذِرَكُمۡ بِهٖ وَمَنۡۢ بَلَغَ ؕ (الانعام:١٩) اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تمھیں اور جس جس کو یہ پہنچے، سب کو متنبہ کردوں کیا
- فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا (مریم : ٩٧)- پس ہم نے تو آسان کردیا ہے اس قرآن کو آپ ﷺ کی زبان میں، تاکہ آپ بشارت دیں اس کے ساتھ متقین کو اور خبردار کریں اسی کے ذریعے جھگڑالو قوم کو
- فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ (ق : ٤٥)- بس آپ اِس قرآن کے ذریعہ سے ہر اُس شخص کو نصیحت کرو جو میری تنبیہ سے ڈرے
- آپؐ نے اسی قرآن ہی کے ذریعے سے انذار بھی کیا اور تبشیر بھی - آپؐ نے تبلیغ، تذکیر، موعظت و نصیحت، تعلیم و تربیت، تزکیہ و تصفیہ، تطہیر و تعمیر کی، لوگوں کی سوچ، کردار، اخلاق، عزائم، امنگیں، ذوق، امیدیں، جلوت وخلوت اور تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب اسی قرآن حکیم کے ذریعے سے

لَيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِیٌّ وَّ لَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَ الۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ

- قیامت کے دن نہ کوئی حامی ہوگا نہ شفیع ہوگا نیک عمل ہی کام آئیں گے
- آپ ﷺ کو ہدایت کہ ان لوگوں کو انذار کرائیں کہ جنہیں اس بات کا یقین ہو کہ اس دنیا کے ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ ہر ایک سے حساب کتاب لے گا، اللہ کے رو.برو حاضری میں وہاں پر نہ تو کوئی حامی ہوگا اور نہ کوئی سفارش کرنے والا (انسان تن تنہا اس کی بارگاہ میں کھڑا ہوگا، اللہ تعالیٰ کا جاہ وجلال، اپنے اعمال کا اندازہ، پسینے میں ڈوبا ہوا، ہاتھ میں اپنا نامہ اعمال لیے .....)
- اگر کسی فرد کو قیامت اور اللہ کے حضور کھڑے ہو کر جوابدہی کا احساس نہیں یا پھر یہ تصور ہے کہ خواہ میں کچھ بھی کروں فلاں اور فلاں میرے سفارشی بن کر مجھے چھڑالیں گے اس کی زندگی عمل سے خالی ہوگی
- وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَ الۡعَشِىِّ - یہ معاملہ تقریباً تمام رسولوں کے ساتھ پیش آیا کہ ان کی دعوت پہ لبیک کہنے والے ابتدا میں ہمیشہ ہی نادار اور مفلس لوگ ہی ہوا کرتے تھے
- قوم کے مترفین (سردار وخوشحال لوگ) ایک طرف ان پر طعن کرتے کہ یہ لوگ ہیں جو تم ایمان لائے ہیں اور دوسری طرف یہ اعتراض کرتے کہ ہم ان گھٹیا لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے
- یہی اعتراض مکہ کے مترفین کو بھی تھا— یہاں اسی کا جواب دیا گیا ہے کہ آپ ؐ غریب صحابہ کو اشراف قریش کی وجہ سے دور نہ کریں

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

- یہ آیت کریمہ نہ صرف دعوت سے جڑے تمام مسلمانوں کے لیے تا قیامت مشعل راہ ہے بلکہ سرداران قریش کے غرور پر ایک ضرب بھی ہے (یہ ان کی معاشرتی اقدار اور تصور حیات پر سخت سرزنش ہے)
- ایمان، کسی شخص کی اقتصادی، سماجی اور اجتماعی حیثیت سے کہیں بڑھ کر قیمتی چیز ہے
- آپ ﷺ کو ہدایت کہ ان سرداروں کا یہ اعتراض دور کرنے سے یہ ایمان لانے والے نہیں لہٰذا آپ ؐ اپنے آپ کو ان لوگوں کو اپنی صحبت سے دور مت ہٹائیے جو وہ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اس کی رضا کے طالب ہیں، آپ ﷺ پر جان نچھاور کرتے ہیں، دین پر پہاڑ کی سی استقامت سے ڈٹے ہیں، اس دین کے راستے میں سخت جانی، مالی اور نفسیاتی آزمائشوں میں سرخرو ہیں، دہکتے کوئلوں پر لیٹ جانا بھی قبول ہے اور مکہ کہ تپتی سنگلاخ سرزمین پر جانوروں کی طرح گھسیٹے جانا بھی اس دین کے لیے منظور
- ان کے نزدیک اللہ کی خوشنودی کے مقابلے میں دنیا بھر کی دولت خزف ریزوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی
- آپ ﷺ کو ہدایت کہ یہ لوگ بہت قیمتی ہیں، آپ کی توجہ اور عنایت کے مستحق ہیں -آپ ﷺ نے اس الٰہی ہدایت پہ کیسے عمل کیا؟ دنیا یہ نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہے، آپ نے غریبوں ہی میں زندگی گزارنا اور غریبوں ہی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اپنا معمول بنا لیا اور یہاں تک اللہ کے حضور عرض کی کہ یا اللہ میں چاہتا ہوں کہ میں غریبوں کے ساتھ زندہ رہوں اور قیامت کے دن غریبوں کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا ، وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا ، وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لِّيَقُوۡلُوۡۤا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ ﴿۵۳﴾

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا - اور اس طرح ہم نے آزمایا

فَتَنَ يَفْتِنُ ، فَتْنًا - آزمائش میں ڈالنا

بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ - ان کے بعض کو بعض سے

لِّيَقُوۡلُوۡۤا - تو وہ کہتے ہیں

اَهٰٓؤُلَآءِ - کیا یہ لوگ ہیں

هٰؤُلَآءِ - اسم اشارہ (جمع) قریب کے لیے

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ - احسان کیا اللہ نے جن پر

مَنَّ يَمُنّ ، مَنًّا - احسان کرنا، احسان جتانا (۱۱)

مِّنۡۢ بَيۡنِنَا - ہمارے درمیان سے

مَنّ - ایک وزن (۲ رطل = ایک کلو گرام)
اردو میں : مِنّت، ممنون (وزن کے حوالے سے)

اَلَيۡسَ اللّٰهُ - (تو) کیا نہیں ہے اللہ

بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ - سب سے زیادہ جاننے والا شکر کرنے والوں کو

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ

وَ اِذَا جَآءَكَ - اور جب بھی آئیں آپ کے پاس

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ - وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں

بِاٰيٰتِنَا - ہماری نشانیوں پر

فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ - تو آپ کہیں سلامتی ہے تم پر

كَتَبَ رَبُّكُمْ - لکھ دیا ہے تمہارے رب نے

عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ - اپنے آپ پر رحمت کو

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ - حقیقت یہ ہے کہ وہ جو کرتا ہے تم میں سے

سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ - کوئی برائی نادانی سے

سوء - برائی

ثُمَّ تَابَ مِنۢ بَعۡدِهٖ وَ اَصۡلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۵۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَلِتَسۡتَبِيۡنَ سَبِيۡلُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۵﴾

ثُمَّ تَابَ - پھر وہ توبہ کرلیتا ہے

مِنۢ بَعۡدِهٖ وَ اَصۡلَحَ - اس کے بعد اور اصلاح کرتا ہے

فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - تو بے شک وہ بے حد بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے

وَ كَذٰلِكَ - اور اس طرح | "اس طرح" پورے سلسلۂ تقریر کی طرف اشارہ (جس میں نشانیوں کا بیان)

نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ - ہم کھول کر بیان کرتے ہیں آیات کو | فَصَّلَ يُفَصِّلُ ، تَفْصِيْلاً تفصیل سے بیان کرنا (II)

وَلِتَسۡتَبِيۡنَ - اور تاکہ واضح ہو جائے (ب ي ن) | اِسْتَبَانَ يَسْتَبِيْنُ ، اسْتِبَانَةً - واضح ہونا (X)

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِينًا وضاحت کرنا (II) | أبانَ يُبين ، إبانةً صاف بات کرنا (IV) | تبيَّنَ يَتبيَّنُ ، تَبَيُّنًا واضح ہونا (V)

سَبِيۡلُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ - مجرموں کا راستہ

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ
عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع

دراصل ہم نے اس طرح ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں "کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل و کرم ہوا ہے؟" ہاں! کیا خدا اپنے شکر گزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا ہے؟ جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو "تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے یہ اس کا رحم و کرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اُسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے اور اس طرح ہم اپنی نشانیاں کھول کھول کر پیش کرتے ہیں تاکہ مجرموں کی راہ بالکل نمایاں ہو جائے

محمد اقبال

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لِّيَقُوۡلُوۡۤا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِنَا ؕ اَلَيۡسَ
اللّٰهُ بِاَعۡلَمَ بِالشّٰكِرِيۡنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلۡ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ
كَتَبَ رَبُّكُمۡ عَلٰى نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنۡ عَمِلَ مِنۡكُمۡ سُوۡٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنۡۢ
بَعۡدِهٖ وَ اَصۡلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۵۴﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ وَلِتَسۡتَبِيۡنَ سَبِيۡلُ
الۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۵﴾ ع

Thus We have made some of them a means for testing others so that they should say: 'Are these the ones among us upon whom Allah has bestowed His favour?' Yes, does Allah not know well who are the thankful ?

And when those who believe in Our signs come to you, say to them: 'Peace be upon you. Your Lord has made mercy incumbent upon Himself so that if anyone of you does a bad deed out of ignorance and thereafter repents and makes amends, surely you will find Him All-Forgiving, All Compassionate. Thus We clearly set forth Our signs so that the way of the wicked might become distinct

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ ....

اہل ایمان پر اللہ کا سلام اور سلامتی

- آپ ﷺ کو ہدایت کہ ایمان والوں کے لیے خیر مقدمی سلام سے استقبال کریں۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں (سلام، مجلسی زندگی میں آنے کے وقت اجازت کے طور پر اور رخصت ہوئے ہوئے سلام رخصت کے طور پر کیا جاتا ہے لیکن ایک سلام استقبالی سلام بھی جیسا کہ روزِ قیامت فرشتے اہل جنت کا اسقبال کریں گے)

ٱلَّذِينَ تَتَوَفَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَٰمٌ عَلَيْكُمُ ٱدْخُلُوا۟ ٱلْجَنَّةَ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (النحل – 32)

- سرداران قریش کے پندارِ غرور پر مزید ایک چوٹ۔ آپ ﷺ کو صرف یہی نہیں بتایا گیا کہ آپ ان مخلص اہل ایمان کو اپنے آپ سے دور نہ کریں بلکہ اس سے آگے یہ فرمایا کہ جب وہ آئیں تو آگے بڑھ کر انکا استقبال کریں
- آپ ﷺ کا یہ سلامِ استقبال فقط ایک خاص اور محدود فریضے کے عنوان سے نہیں ہے بلکہ یہ بلند اخلاق اور تواضع کے ایک عظیم تر عنوان سے پیش کیا گیا ہے۔
- یہ اہل ایمان جب آپ ﷺ پر ایمان لے کے آئے تو اس سے پہلے اِن میں سے بکثرت دورِ جاہلیت میں بڑے بڑے گناہ کر چکے تھے، اگرچہ اب کی زندگیاں بالکل بدل چکی تھیں لیکن مخالفینِ اسلام ان کو سابق زندگی کے عیوب یاد دلا کر طعن کیا کرتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی و تشفی کا سامان فرمایا
- جو شخص بھی توبہ کرلیتا ہے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیتا ہے تو اللہ اس کے پچھلوں قصور و جرائم پر گرفت نہیں فرماتا اور انہیں معاف کر دیتا ہے

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ ....

اس آیت کریمہ کے عنوانات

- آپ ﷺ کو الٰہی ہدایت کہ آپ کے پاس آنے والے مومنین کا استقبال کریں، ان سے تواضع وانکساری کریں۔ اور ان سے مہر و محبت کا اظہار کریں
- ایمان کے تقاضوں پہ اخلاص کے ساتھ لبیک کہنا اور ان پر استقامت سے کھڑے رہنا، بارگاہ الٰہی میں انسان کی قدر و منزلت اور عزت میں اضافے کا باعث ہے۔
- اللہ کا سلام محض الفاظ اور قول نہیں بلکہ اس کے افعال میں سے ایک فعل ہے (یہ امن و سلامتی کا نزول ہے)
- پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو مومنین پر سلام کرنے کا حکم، خدا کی بارگاہ میں مومنین کے بلند اور اعلی مقام کی دلیل
- مومنین کے سامنے تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور ان سے میل جول رکھنا، انہیں عزت دینا، معاشرے کے دینی راہنماوں کی ضروری صفات میں سے ایک ہے
- مسلمانوں کے ایک دوسرے سے ملنے جلنے پر اسلامی تسلیمات وآداب کا طریقہ " سلام علیکم " ہے
- آپ ﷺ کی زیارت سے مومنین آپؐ کے سلام اور اللہ کی رحمت سے بہرہ مند ہوتے ہیں
- جن لوگوں میں ایمان لانے کا رجحان پایا جاتا ہو، انھیں خدا کی رحمت و نعمت کی امید دلانی چاہیئے
- گناہوں کے بعد سچی توبہ (جو عمل صالح سے عبارت ہو)، اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا باعث ہے

قُلۡ اِنِّىۡ نُهِيۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهۡوَآءَكُمۡ‌ ۙ قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۵۶﴾

نَهَى يَنْهَى ، نَهْيًا - منع کرنا

قُلۡ اِنِّىۡ نُهِيۡتُ - آپ کہہ دیں بیشک مجھ کو منع کیا گیا ہے

اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِيۡنَ - کہ میں بندگی کروں ان کی جن کو

تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - تم پکارتے ہو اللہ کے علاوہ

قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ - آپ کہیئے میں پیروی نہیں کرتا

اَهۡوَآءَ - هَوى کی جمع

اَهۡوَآءَكُمۡ - تمہاری خواہشات کی

قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذًا - میں تو گمراہ ہو چکوں گا پھر تو

وَّمَاۤ اَنَا - اور میں نہیں (رہوں گا)

مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ - ہدایت پانے والوں میں سے

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ
اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾

اے محمدؐ ! اِن سے کہو کہ تم لوگ اللہ کے سوا جن دوسروں کو پکارتے ہو اُن کی بندگی کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے کہو، میں تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا، اگر میں نے ایسا کیا تو گمراہ ہو گیا، راہ راست پانے والوں میں سے نہ رہا

Say: "I am forbidden to worship those - others than Allah - whom ye call upon." Say: "I will not follow your wain desires: If I did, I would stray from the path, and be not of the company of those who receive guidance."

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾

دین کی اساسات میں سے کسی چیز پر کوئی سمجھوتہ نہیں

- اس طرح کا حکم آپ ﷺ کو آیت ۱۴ میں بھی کہ تم میری دعوت کو قبول کرو یا نہ کرو اور شرک کو چھوڑو یا نہ چھوڑو لیکن مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے اسلام کا اعلان کروں۔ اور سب سے پہلا مسلمان بن کر کھڑا ہو جاؤں تا کہ لوگ میری استقامت کو دیکھتے ہوئے میری دعوت کو قبول کرنے کا شاید حوصلہ کر سکیں ا
- اس آیت کریمہ میں اسی بات کا تسلسل (لیکن نئے پہلو سے)۔ کہ نہ صرف میں ان کی پوجا پاٹ نہیں کرنے والا جن کو تم پوجتے ہو بلکہ اس سے بڑھ کر مجھے اس بات کا پابند کر دیا گیا ہے کہ میں اپنے رب کے سوا کسی اور کی عبادت اور بندگی (جو پوری زندگی پہ محیط ہے) اختیار نہ کروں
- یعنی میری زندگی کا ہر لمحہ اور میرے رویے کا ہر پہلو اور میرے فیصلے کا ہر گوشہ اور میرے اختیارات کا ہر فیصلہ اللہ کی بندگی کے سائے میں ہو اور کہیں بھی اس کے اختیار، اس کی بڑائی اور عظمت اور اس کی حاکمیت سے تجاوز کرنے کا شائبہ بھی نہ پایا جائے
- پوجا پاٹ، تسلیمات، ڈنڈوت [Rituals] سے بڑھ کر بندگی و عبادت کا وہ تصور یہاں مراد ہے جو زندگی کے تمام گوشوں پہ محیط ہے یعنی کوئی گوشۂ حیات اللہ کی ہدایت، اس کے احکام، اور اس کی دی ہو تعلیمات سے خالی نہ ہو۔ عبادت کا یہ تصور ایک اسلامی اور قرآنی تصور ہے

قُلۡ اِنِّیۡ نُهِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهۡوَآءَكُمۡ ۙ قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ﴿۵۶﴾

- "میں ان کی بندگی نہیں کرتا اور کروں گا جن کی تم بندگی کرتے ہو" - یہ جاہلیت کے نظام کے کسی جزو کو تسلیم نہ کرنے کا اعلان ہے (اور اس کا حکم آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے دیا جارہا ہے- لفظ قُل دو مرتبہ)
- میں جس طرح اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے سر نہ جھکاؤں اسی طرح میں معاشرت ، معیشت ، تہذیب ، تمدن، سیاست ، عدالت ، حتیٰ کہ حکومت میں بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں
- میری ذات اور میرے گھر سے لے کر اجتماعی زندگی تک میری معاشرت اور معیشت صرف اللہ کے حکم کے تابع ہو۔ میرا معاش چاہے وہ کسی ذریعے سے بھی ہو وہ اس نظام معاش کے تحت ہو جو ہمیں اسلامی شریعت نے عطا کیا ہے
- میری اجتماعی زندگی کے تمام مراحل چاہے اس کا تعلق عدالت سے ہو ، چاہے سیاست سے ہو ، چاہے پارلیمنٹ سے ہو اور چاہے ایوان ہائے حکومت سے ہر جگہ اللہ کا حکم اور اس کی خوشنودی میرے پیش نظر ہو اور وہی میری راہنما ہو۔ یہ وہ عبادت اور بندگی ہے جو اصلاً میرے پیش نظر ہے اور اس میں میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے سے روک دیا گیا ہوں

کیا آپ ﷺ کی زندگی اس پر گواہ نہیں ہے ؟ کیا آپ ؐ نے زندگی کے ان تمام گوشوں کو اسلامی تعلیمات سے منور نہیں فرمایا ؟ تو پھر کیا آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایات و تعلیمات کو چھوڑ کر انسان کے بنے قوانین سے رہنمائی لیں ؟

قُلۡ اِنِّیۡ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ کَذَّبۡتُمۡ بِہٖ ؕ مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ یَقُصُّ الۡحَقَّ وَ ہُوَ خَیۡرُ الۡفٰصِلِیۡنَ ﴿۵۷﴾

قُلۡ اِنِّیۡ (اِنَّ + ي) - آپ کہئے کہ بے شک میں

عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ - ایک واضح دلیل پر ہوں اپنے رب (کی طرف) سے

وَ کَذَّبۡتُمۡ بِہٖ - حالانکہ تم لوگوں نے جھٹلایا اس کو

مَا عِنۡدِیۡ - نہیں ہے میرے پاس

مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ - وہ تم جلدی مچاتے ہو جس کی

اِسْتَعْجَلَ یَسْتَعْجِلُ ، اِسْتِعْجَالاً
جلدی کرنا (X)

اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ - نہیں ہے حکم مگر اللہ کا

یَقُصُّ الۡحَقَّ - وہ بیان کرتا ہے حق کو

قَصَّ یَقُصُّ ، قَصَصًّا - بیان کرنا

وَ ہُوَ خَیۡرُ الۡفٰصِلِیۡنَ - اور وہ بہترین ہے فیصلہ کرنے والوں میں

فصَلَ یَفصِلُ ، فَصْلاً
فیصلہ کرنا

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾

قُلْ - آپ کہیے

لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ - اگر یہ کہ میرے پاس ہوتا

مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ - وہ تم جلدی مچاتے ہو جس کی

لَقُضِیَ الْاَمْرُ - تو فیصلہ کر دیا جاتا معاملے کا

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ - میرے (درمیان) اور تمہارے درمیان

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ - اور اللہ خوب جانتا ہے

بِالظّٰلِمِیْنَ - ظلم کرنے والوں کو

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝۵۷ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ
بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝۵۸

کہو، میں اپنے رب کی طرف سے ایک دلیلِ روشن پر قائم ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے، اب میرے اختیار میں وہ چیز ہے نہیں جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو، فیصلہ کا سارا اختیار اللہ کو ہے، وہی امر حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ، کہو، اگر کہیں وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا مگر اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ظالموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جانا چاہیے

Say: 'I take stand upon a clear evidence from my Lord and it is that which you have given the lie to. That which you desire to be hastened is not within my power. Judgement lies with Allah alone. He declares the Truth, and He is the best judge. Say: 'If what you demand so hastily were in my power, the matter between me and you would have been long decided. But Allah knows best how to judge the wrong-doers

قُلۡ اِنِّیۡ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ کَذَّبۡتُمۡ بِہٖ ؕ مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ یَقُصُّ الۡحَقَّ وَ ہُوَ خَیۡرُ الۡفٰصِلِیۡنَ ﴿۵۷﴾

آپ ؐ کی رسالت، وحی، قرآنِ کریم، آپ ؐ کی دعوت – روشن دلیل اور حجت ہیں

- اس آیتِ کریمہ میں بھی آپ ﷺ کو ہدایت کہ آپ اس بات کا اعلان بھی کر دیں (قل کے لفظ سے..)
- میں تمہاری اصلاح کے لیے اللہ کی طرف سے پیغمبر بن کے آیا ہوں اور تمہاری زندگی کی راہنمائی کے لیے اس نے مجھ پر جو کتاب اتاری ہے میں وہ بلا کم وکاست تم تک پہنچا رہا ہوں تمہارے عقائد تمہارے معاملات اور تمہارے اخلاق میں جو فساد پیدا ہو چکا ہے میں اس نسخہ کیمیا سے کام لے کر جو اللہ نے مجھ پر اتارا ہے تمہاری اصلاح کی کوشش کر رہا ہوں
- تم میری بات پر توجہ دینے کی بجائے مجھ سے عذاب کا مطالبہ کرنے لگتے ہو اور کبھی نئی نئی نشانیاں دیکھنا چاہتے ہو حالانکہ کسی بات کو سمجھنے یا اس کو باور کرنے کے لیے بینات اور دلائل کی ضرورت ہوتی ہے میں تمہارے سامنے ایک سے ایک بڑھ کر بینہ پیش کر چکا ہوں، میرے پیغمبر ہونے اور میری دعوت و تبلیغ کے برسر حق ہونے کی سب سے بڑی گواہی خود اللہ کی ذات ہے۔ اس نے اپنی یہ گواہی قرآن کریم کی صورت میں پیش فرمائی ہے لیکن تم نے ماننے سے انکار کر دیا
- رہی یہ بات کہ اگر تم اسے قبول نہیں کرتے ہو تو پھر تم پر خدا کا عذاب آتا ہے یا نہیں یہ اختیار تو کُل کا کُل اللہ کا ہے۔ اللہ کا رسول تو دنیا میں عذاب لانے کا اختیار لے کر نہیں آتا۔ چنانچہ جس چیز کا اختیار میرے پاس نہیں اور اس کا میں نے دعویٰ بھی نہیں کیا، لیکن جھٹلانے والی قومیں تکذیب کے لیے ہمیشہ آزاد نہیں چھوڑی جاتیں، ایک حد یہ ان کو پکڑ لیا جاتا ہے کون سی حد، اس کا فیصلہ بھی اللہ کرتا ہے

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ۝۵۸

آخری فیصلے کا اختیار - میرے پاس نہیں

- اس آیتِ کریمہ میں بھی سابقہ آیت کا مضمون- وہاں اس معاملے کا ایجابی پہلو (کہ عذاب کے فیصلے کا اختیار اللہ کو ہے اور یہاں اس سلبی پہلو- کہ عذاب کے فیصلے کا اختیار میرے پاس نہیں)
- جہاں تک انسان کا تعلق ہے، صبر، حلم ،بردباری، اور مہلت دینے میں اس کی صلاحیت لا محدود نہیں ہے۔ جب انسان انسان کے خلاف بغاوت اور سرکشی اختیار کرتا ہے تو انسان کی قوت برداشت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ انسان دوسرے زیردست انسان کی جانب سے سرکشی کو برداشت ہی نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ حلیم، بردبار اور قوی ہے، وہ عظمت والا ہے۔
- آپ ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ یہ اعلان کردیں کہ اگر یہ اختیار میرے پاس ہوتا کہ میں جب چاہتا تمہیں عذاب سے تباہ کردیتا تو کچھ معلوم ہے اس کا نتیجہ کیا ہوتا۔ تم اب تک تباہ ہوچکے ہوتے
- کسی قوم کو مہلت عمل کس حد تک ملنی چاہیے؟ اس کا دارومدار اس بات پر ہے کہ یہ معلوم ہو کہ اس قوم کے لوگوں میں قبولیت ایمان کی استعداد کہاں تک ہے جب تک اس بات کا اچھی طرح یقین نہ ہو جائے قوم کے بارے میں عذاب کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے اس کا یقینی علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔
- اللہ کو ظالموں کی خوب خبر ہے ان کا معاملہ اسی کے حوالے۔ وہ ان کے ساتھ وہ معاملہ کریگا جس کے وہ مستحق ہیں

اضافی مواد

Reference Material

دن کی بارہ گھڑیاں (بالترتیب)

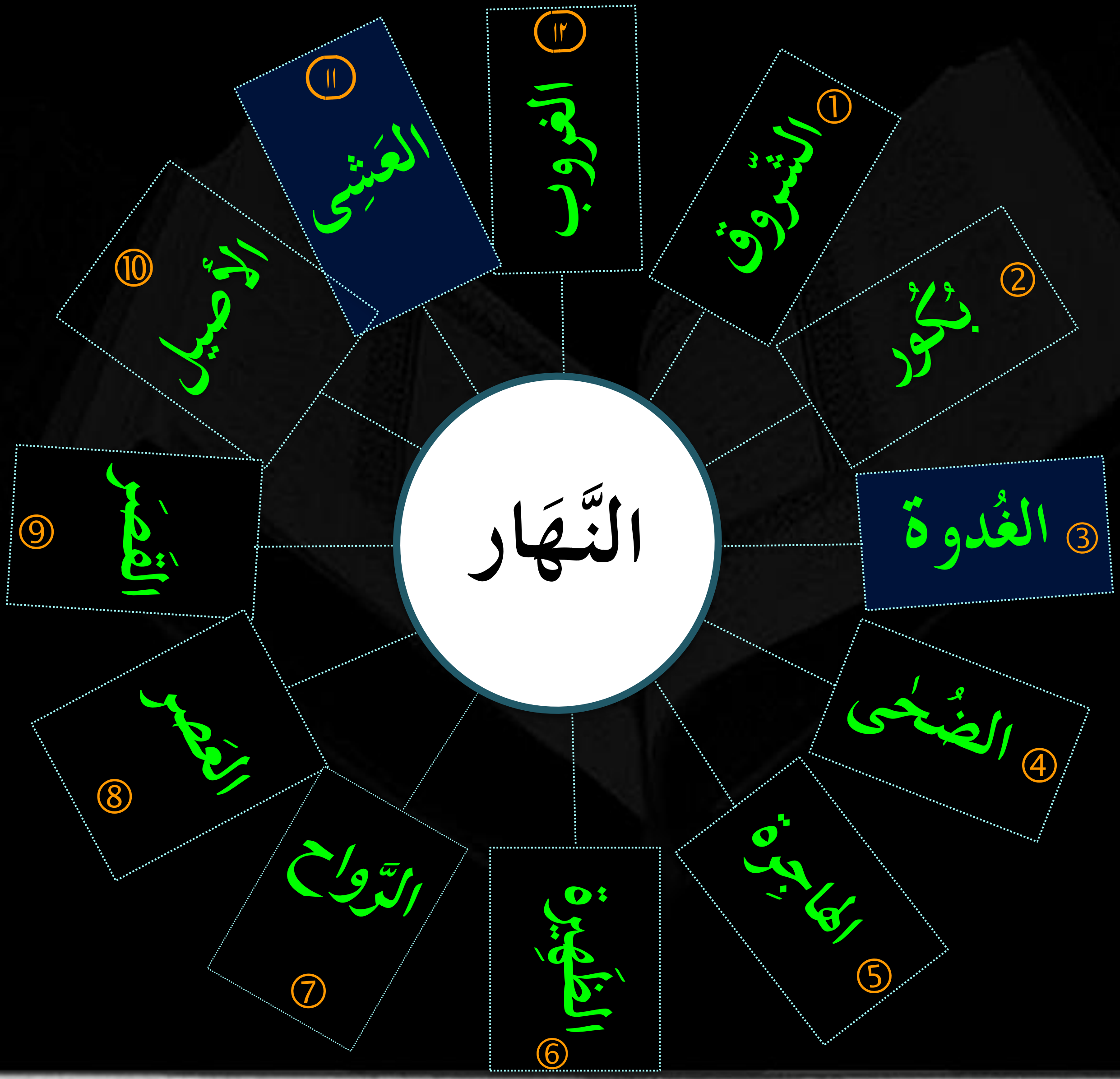

رات کی بارہ گھڑیاں (بالترتیب)